40695-کئی برس سے ماہواري کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کی

سوال

پچاس سالہ عورت نے جہالت کی بنا پر ماہواري میں ترک کیے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کی اسے علم نہیں تھا کہ ان کی قضاء کرنی واجب ہے اب اسے علم ہوا کہ قضاء واجب تھی اسے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

اس عورت پر ان ایام کی قضاء ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میري بہن نے کئی برس سے ماہواري کی بنا پر ترک کیے ہوئے روزے نہیں رکھے کیونکہ وہ قضاء کے حکم سے جاہل تھی خاص کر بعض عام لوگوں نے اسے کہا تھا کہ اس کے ذمہ روزہ چھوڑنے کی قضاء نہیں، اب اسے کیا کرنا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اسے اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ ان ایام کے روزے رکھے جو اس نے ماہواري کی حالت میں چھوڑے تھے، اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے جیسا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا فتوي ہے جو ایک صاع جس کی مقدار ڈیڑھ کلو بنتی ہے، کسی جاہل عورت کے کہنے سے کہ اس کے ذمہ کچھ نہیں یہ ساقط نہیں ہوگا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : (ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم تھا اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں تھا) متفق علیہ.

لھذا اگر دوسرے رمضان کے آنے تک اس نے پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء نہ کی تو گنہگار ہوگی، اور اس پر قضاء کے ساتھ ساتھ توبہ واستغفار اور اگر وہ قدرت رکھتی ہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا، لیکن اگر فقیر ہے کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتی تو توبہ واستغفار کے ساتھ روزوں کی قضاء ہی کافی ہے اور کھانا کھلانا ساقط ہوجائے گا، اور اگر اسے ان ایام کی گنتی ہی معلوم نہیں تو وہ ظن غالب پر عمل کرے، اور ان ایام کے روزے رکھے جن کا اسے گمان ہے کہ اس نے رمضان میں روزے نہیں رکھے تھے اس کے لیے یہی کافی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوي وڈر اختیار کرو}.اھ

دیکھیں : فتاوي ابن باز (184/15)

مستقل فتوي کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک ساٹھ سالہ عورت کئی برس تک حیض کے احکام سے جاہل تھی، اور عام لوگوں سے سن رکھا تھا کہ روزوں کی قضاء نہیں اس گمان کی بنا پر اس نے روزوں کی قضاء نہیں کی اس کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اسے اللہ تعالی کی جانب رجوع کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرنی چاہیے کہ اس نے اہل علم سے یہ مسئلہ نہیں پوچھا، اس کے ساتھ ساتھ اس پر ان ایام کی قضاء بھی ہے جو اس نے ماہواری کی بنا پر روزے نہیں رکھے وہ ظن غالب کے اعتبار سے ان ایام کی قضاء میں روزے رکھے اور اگر اس میں استطاعت ہو تو ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی دے جو کہ نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ جو اس کے ملک میں کھایا جاتا ہے، لیکن اگر کھان دینے کی استطاعت نہیں رکھتی تو یہ اس سے ساقط ہو جائے گا اور صرف روزوں کی قضاء ہی کافی ہو جائے گی. اھ

دیکھیں : فتاوي الجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیۃ والافتاء (151/10)

کھانا دینے کے احکام دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (26865) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.